غائبانہ نماز جنازہ کا حکم

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہر میت کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں رہی ہے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی ایک بڑی تعداد دوسری جگہوں پر وفات پائی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی، ہاں صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر غائبانہ نماز جنازہ پڑھی، اس سلسلے میں علمائے کرام کی تین رائے ہے:

1- ہر میت پر غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے.

2- غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، دوسروں کیلئے درست نہیں.

3- شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح بات یہ ہے کہ اگر کوئی کسی ایسے شہر میں وفات پائے جہاں اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی ہو تو ایسے شخص پر غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے، جیساکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر غائبانہ نماز جنازہ ادا کی، کیونکہ ان کی وفات کفار کے درمیان ہوئی تھی اور وہاں ان کی نماز جنازہ نہیں ادا کی گئی تھی، البتہ جس کی نماز جنازہ پڑھ لی جائے اس کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی کیونکہ یہ فرض کفایہ ہے، اور جب مسلمانوں کی ایک جماعت کسی میت کی نماز جنازہ ادا کرلے تو پھر دوسرے لوگوں سے اس کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسا اوقات غائبانہ نماز جنازہ ادا کی ہے، اور بہت سے لوگوں کی غائبانہ جنازہ نہیں بھی پڑھی ہے، چنانچہ پڑھنا اور چھوڑنا دونوں سنت ہے (یعنی جس کی نماز جنازہ پڑھی گئی ہو اس کی غائبانہ نماز جنازہ نہ پڑھنا سنت ہے، اور جس کی نہیں پڑھی گئی ہو اس کی پڑھنا سنت ہے)..

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول راجح ہے..[زادالمعاد(501/1)]

ابو احمد کلیم الدین یوسف

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ